حامدی صاحب کے تحریکی سفر کی داستان

(بہ شکل خطوط بنام قاری منہاج الدین صاحب)

از مولانا خلیل حامدی ڈائریکٹر ادارۂ معارفِ اسلامی منصورہ لاہور

مصر کو روانگی

۲۲ دسمبر ۱۹۸۳ء کو چار بجے اسمرا سے ایتھوپیا ایئرلائنز کے ذریعے قاہرہ کی جانب چل پڑا۔ راستے میں ہمارا جہاز خرطوم ایئرپورٹ پر ۴۰ منٹ کے لیے ٹھہرا۔ اسمرا ایئرپورٹ سے اس جہاز میں چند سوڈانی بھی سوار ہوئے جو ابوظہبی میں ملازمت کرتے ہیں اور اب چھٹیاں گزارنے کے لیے وطن واپس آرہے تھے۔ اتفاق سے یہ لوگ جہاز میں میری سیٹ سے متصل دو رویہ سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ راستے میں یہ لوگ جہاز کے اندر بار بار شراب خرید کر پیتے رہے۔ شاید وہ یہ محسوس کر رہے تھے کہ سوڈان میں اب شراب دست یاب نہ ہوگی، لہٰذا اس امّ الخبائث کو دل بھر کر پی لیا جائے۔ خاکسار نے بے قابو ہو کر متصل بیٹھے ہوئے سوڈانی سے کہہ دیا۔ "آپ لوگوں کو اب سوڈان کے بدلے ہوئے حالات سے ہم آہنگ ہو جانا چاہیے۔ سوڈان کو شراب سے پاک کر دیا گیا ہے۔ اس میں ہی سوڈان کا دنیاوی بھلا بھی ہے اور اخروی بھی۔" اُس نے میری بات سُنی ان سُنی کر دی۔ اور اپنے شغلِ ناپاک میں برابر مصروف رہا۔

دریائے نیل کے پیچ و خم

خرطوم میں جب جہاز اُترا تو فوراً ٹرانزٹ میں اُتر کر یہ چند مختصر لمحات گذارنا چاہتا تھا، مگر جہاز والوں نے اُترنے کی اجازت نہ دی۔ بہرحال اب جہاز قاہرہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ راستے میں یہ جہاز جب نوبہ کے علاقے سے گذر گیا تو نیچے دریائے نیل کی گذرگاہ نظر آنے لگی۔ یہ مصر کا علاقہ ہے۔ مصر کی جتنی زرعی آبادی ہے وہ صرف نیل کے دونوں

کناروں پہ آباد ہے۔ چنانچہ پورے راستے نیل نظر آتا رہا۔ اُس نے کئی پیچ و تاب کھائے اور ساتھ ساتھ آبادی کی لکیریں بھی پیچ و تاب کھاتی رہیں۔ مصر کی یہی پٹی زرخیز و شاداب ہے۔ باقی مصر بڑی حد تک صحرا ہے۔ خرطوم اور قاہرہ کے درمیان ہوائی جہاز کے ذریعے کل دو گھنٹے کا راستہ ہے۔ قاہرہ ایئر پورٹ پر کسی بڑی تاخیر کے بغیر ویزا اور کسٹم کے مرحلے گذر گئے۔ خاکسار ایتھوپیا ایئر لائنز کے حساب پر قاہرہ کے ایک ہوٹل میں جو مصر الجدیدۃ کے اندر واقع ہے، اُتر گیا۔ اب مجھے قاہرہ کے اندر ایک رات اور ایک دن گذارنا ہے۔ قاہرہ شہر سے مجھے اچھی طرح واقفیت ہے۔ بارہا یہاں کے گلی کوچوں میں گردش کی ہے۔

یاسر عرفات کی پہ ہنگامہ آمد صبح اُٹھا تو قاہرہ میں یہ ہنگامہ برپا تھا کہ تنظیم آزادیٔ فلسطین کے سربراہ یاسر عرفات کا بحری جہاز سویز سے گذر رہا ہے اور یاسر عرفات اور صدر مصر حسنی مبارک سے اس کی ملاقات اور اس کے اعزاز میں دیگر تقریبیں منعقد ہو رہی ہیں۔ اخبارات بھی ان خبروں سے بھرے پڑے تھے۔ اور مصری ریڈیو بھی اس موضوع پر دن بھر آنکھوں دیکھا حال سناتا رہا۔ قاہرہ کے اندر ہر شخص کی زبان پر یہ کہانی تھی۔ پہلے اسماعیلیہ کے گورنر نے یاسر عرفات صاحب سے ان کے بحری جہاز کے اندر جا کر ملاقات کی اور پھر یاسر عرفات صاحب کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے اسماعیلیہ سے قاہرہ لایا گیا۔ اور صدر مصر سے ملاقات کرائی گئی اور پھر دونوں نے مل کر ایک پریس کانفرنس منعقد کی۔ یاسر عرفات نے اپنی تقریر میں مصر کے بارے میں ایک جملہ ایسا کہا جسے یہاں کے اخبارات نے خوب نمایاں شائع کیا۔ وہ جملہ یہ ہے "العرب یتخبط بدون مصر" (عرب مصر کے بغیر صرف ٹامک ٹوئیے مار رہے ہیں)

کتابوں کا چمن زار خاکسار قاہرہ کے مشہور پارک حَدِیْقَۃُ الْاُزْبَکِیّہ میں گیا۔ یہاں پارک کے ارد گرد کتابوں کی دکانیں ہیں۔ یہاں نسبتاً کتابیں سستی مل جاتی ہیں، اور بعض اوقات ایسی کتابیں بھی یہاں دستیاب ہو جاتی ہیں جو نادر ہو چکی ہوتی ہیں۔ بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ قاہرہ کے فکری اور ذہنی رجحانات کو معلوم کرنا ہو تو حدیقۃ الازبکیہ کے مکتبوں کا جائزہ لے لیا جائے۔ یہاں کے مکتبے ان رجحانات کی صحیح عکاسی کرتے ہیں۔ یہاں بالعموم وہ

کتابیں آتی ہیں جن کی مصری نوجوانوں کے اندر مانگ موجود ہوتی ہے۔ مکتبوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوا کہ اکثر کتابیں اسلام کے موضوع پر ہیں اور باقی پھر ادب اور عمرانیات کے موضوع پر۔ امام حسن البنا، مولانا مودودی، سید قطب، محمد قطب، انورالجندی، متولی شعراوی اور دیگر مسلم مفکرین کی کتابیں ہر مکتبے پر نظر آئیں۔ ان کے ایڈیشن مصری تھے اور کاغذ ہلکا۔ اس لیے سستے بھی تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ کتابیں عام نوجوان خریدتے ہیں اور وہ زیادہ قیمت نہیں ادا کر سکتے۔ اس لیے یہاں عام رواج پانے والی اسلامی کتابیں بالعموم نسبتاً سستے کاغذ پر چھپتی ہیں۔ میری موجودگی میں چند باپردہ لڑکیاں ایک مکتبے پر آئیں۔ انہوں نے قرآن کریم کے کیسٹ اور سید سابق کی فقہ السنۃ اور چند دوسری کتابیں خریدیں۔ وہ نہایت وقار کے ساتھ آئیں اور ضرورت کی کتابیں خرید کر چلی گئیں۔ ان کے بعد کچھ لڑکے بھی آئے اور چند اسٹالوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے آگے نکل گئے۔

وہی نہ ملے! راقم قاہرہ کے بعض احباب سے رابطہ قائم کرنا چاہتا تھا۔ معلوم ہوا اخوان المسلمون کے رہنما استاذ عمر التلمسانی اور نامور اسلام پسند صحافی جابر رزق اور بعض دوسرے حضرات اس وقت قاہرہ سے باہر ہیں اور پاکستان اور امریکہ کے دورے پر نکلے ہوئے ہیں۔ اپنے ایک پرانے دوست استاد اسعد السید کے مکتبہ دارالانصار کی طرف گیا۔ استاد اسعد السید کا پچھلے سال انتقال ہو گیا تھا۔ ان کا مکتبہ اب ایک اور صاحب کھولتے ہیں، مگر آج جمعہ کی وجہ سے مکتبہ بند ہے۔

بے پردگی سے پردہ کی طرف قاہرہ بہت پرہجوم شہر ہے۔ دیہات سے لوگ اٹھ اٹھ کر قاہرہ کا رُخ کر رہے ہیں۔ اب سڑکوں پر عریانی کے وہ مناظر کم ملتے ہیں جن کا چلن ۱۹۷۰ء تک زور و شور سے رہا ہے۔ لڑکیوں کی اچھی خاصی تعداد باپردہ نظر آتی ہے۔ البتہ یہاں کا پردہ یہ ہے کہ پورا جسم ایک ڈھیلے لباس میں چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اور چہرہ اور ہاتھ ننگے ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بھی غنیمت ہے اس لیے کہ یہ معاشرہ بے پردگی سے پردہ کی جانب بڑھ رہا ہے۔ مسجدوں کے اندر بھی نوجوانوں کی تعداد بزرگوں سے زیادہ نظر آتی ہے۔

سیاسی جماعتوں کی بحالی کا مسئلہ اسی دوران میں اتفاق سے صلاح ابو اسماعیل صاحب مل گئے۔

اُن سے پہلے بھی ایک بار ڈاکٹر عبدالودود شبلی صاحب کے ذریعے ملاقات ہوئی تھی - یہ مصر کی پارلیمنٹ (مجلس الشعب) کے رکن ہیں - یہ بڑے باہمت انسان ہیں، عالم دین ہیں- خیر و عافیت کے بعد بتانے لگے کہ آجکل یہاں پارلیمنٹ میں سابقہ سیاسی جماعتوں کی بحالی کا مسئلہ زیر بحث ہے - ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو اس مسئلے پر اپنی رپورٹ پیش کرے گی اس کمیٹی کے صدر ایوانِ بالا کے صدر صبحی عبدالحکیم ہیں۔ اس وقت دو جماعتوں کی درخواستیں زیرِ غور ہیں ایک نحاس پاشا مرحوم کی وفد پارٹی کی درخواست جسے نحاس پاشا کے جانشین سراج الدین کے صاحبزادے فواد نے دائر کر رکھا ہے اور دوسری درخواست یہاں کے چند مشکوک قسم کے لوگوں کی طرف سے حزبِ ناصری کے نام سے ایک نئی پارٹی تشکیل دینے کے لیے پیش کی گئی ہے یہاں کی ہائی کورٹ میں بھی ان لوگوں نے جمال عبدالناصر کے دَور کے اس قانون کو چیلنج کر رکھا ہے جو ۱۹۵۱ء میں جاری کیا گیا تھا جس کی رُو سے تمام سیاسی جماعتیں ختم کی گئی تھیں- میں نے پوچھا کہ کیا جماعت اخوان المسلمون کی بحالی کا بھی امکان ہے؟ صلاح ابواسماعیل صاحب ہنس کر کہنے لگے کہ اگر عدالت نے ۱۹۵۴ء والے قانون کے خلاف فیصلہ دے دیا تو سب جماعتیں بحال ہو جائیں گی - البتہ اس امر کا قوی احتمال ہے کہ حکومت کوئی ایسی قانونی ترمیم جاری کر دے جس کی زد میں وفد پارٹی اور اخوان المسلمون دونوں آجائیں اور انہیں بحال ہونے کا موقع نہ مل سکے۔ (اب اخباری اطلاعات کے مطابق وفد پارٹی بحال کر دی گئی ہے مگر اخوان المسلمون کو بحال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی)

اخوان کی دعوت پھیل رہی ہے صلاح ابواسماعیل نے بتایا کہ گو اخوان المسلمون کے لوگوں کو جماعت بنانے اور جماعتی نام کے تحت کوئی سرگرمی دکھانے کی اجازت نہیں ہے، لیکن ان کی دعوت پھیل رہی ہے، جریدۃ الاحرار میں عمر التلمسانی صاحب بار بار مضامین لکھتے رہتے ہیں- حال ہی میں مصر کے کثیر الاشاعت اخبار الاہرام میں بھی عمر التلمسانی کے بعض مضامین چھپے ہیں۔

نمازیوں کے ہجوم میں نوجوانوں کی اکثریت نماز جمعہ خاکسار نے مصر جدیدۃ کی ایک مسجد میں ادا کی - مسجد بڑی کشادہ ہے مگر حاضری اس قدر زیادہ ہے کہ اب اس کے اندر بیٹھنے کے لیے جگہ باقی نہیں ہے - لوگ باہر کھڑے ہیں۔ حاضرین کی اکثریت نوجوانوں پر مشتمل ہے - عورتوں کے

لیے ایک الگ گوشے میں پردہ کا انتظام ہے - خطیب صاحب سیرۃ کے موضوع پر تقریر کر رہے ہیں۔ خطبہ اور نماز کے بعد خطیب صاحب پھر کھڑے ہوگئے اور عربی زبان میں بڑے ترنم سے ایک نعت شروع کر دی۔ حاضرین کو بھی اس کورس میں شریک کر لیا۔ دیر تک بڑے زور شور سے نعت خوانی ہوتی رہی - اسی انداز میں جیسے پاکستان کی بعض مساجد میں میلاد پڑھا جاتا ہے، مگر اکثر لوگ نماز ختم ہونے کے بعد چلے گئے تھے۔

معاشی بدحالی

مسجد میں بعض واقف نوجوان مل گئے وہ اس امر پر اصرار کرنے لگے کہ میں ان کے ساتھ گھر چلوں اور کھانا کھاؤں، لیکن میں زیادہ دیر تک ہوٹل سے باہر نہیں رہنا چاہتا تھا، اس لیے کہ کسی وقت بھی ایئر لائنز کی گاڑی ایئرپورٹ کے لیے روانہ ہو سکتی ہے - ان کے ساتھ مختصر سی مجلس رہی - پہلے تو وہ مصر کی معاشی بدحالی کا رونا روتے رہے۔ اشیاء کی گرانی اور پھر کبھی کبھی ضروریاتِ زندگی کا بازار سے غائب ہو جانا۔ تنخواہ کی کمی، مکانوں کی قلت اور کرایوں کی کثرت اور بے روزگاری وغیرہ کے موضوع پر وہ دیر تک کلام کرتے رہے۔ مصر کی اقتصادی بدحالی کا آغاز جمال عبدالناصر کے دورِ اشتراکیت سے ہوا ہے۔ اور ابھی تک مصر اس کے چنگل سے نجات حاصل نہیں کر سکا۔

تحریک اسلامی اور نوجوان

خاکسار نے دریافت کیا کہ اب یہاں اسلامی تحریک کا کیا حال ہے، بتانے لگے کہ نوجوان نسل کے اندر اسلام کی محبت ——— اور پابندی روز بروز بڑھ رہی ہے، مگر کبھی کبھی حکومت ان نوجوانوں کا تعاقب شروع کر دیتی ہے تو یہ بھی دھیمے ہو جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں حکومت کی طرف سے نوجوانوں کے اجتماعات منعقد کیے گئے۔ اور انہیں دل کھول کر اپنے خیالات بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔ پھر انہی نوجوانوں کو خفیہ پولیس نے پریشان کیا۔ ان نوجوانوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اخوان المسلمون کے ایک معمر رہنما جناب صالح العشماوی کا انتقال ہوا تو ان کے جنازے میں بڑی کثرت سے لوگ شامل ہوئے — صالح العشماوی مرحوم امام حسن البنا کے ساتھیوں میں سے تھے۔ "الدعوۃ" اخبار انہوں نے جاری کیا تھا۔ یہ اخبار کئی مرتبہ بند ہوا اور پھر جاری ہوتا رہا۔ انوار السادات کے دور میں جب یہ از سر نو نکلنا شروع ہوا تو صالح العشماوی اس کے چیف ایڈیٹر تھے اور پیرانہ سالی

کے باوجود بڑے جذبہ انگیز ادب لکھتے رہے۔

ممنوع التنظیم نوجوان

ان نوجوانوں نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت نوجوانوں کی اسلامی تنظیمیں جو جماعاتِ اسلامیہ کے نام سے موسوم ہیں، عملاً ممنوع ہیں، لیکن ذہن و فکر کی دنیا میں وہ برسرِ عمل ہیں۔ ان تنظیموں میں اکثر اخوان المسلمون کی موجودہ تصادم گریز پالیسی پہ چل رہی ہیں۔ اور چند ایک ایسی بھی ہیں جن میں بڑی شدت پائی جاتی ہے۔ دراصل حکومت کے بعض ادارے خود اس امر کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ یہ نوجوان مشتعل ہوں اور انہیں ضرب لگائی جاسکے۔

حکومت کی قبطی نوازیاں

ان دوستوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حکومت اب قبطی لیڈروں کو بھی اٹھا رہی ہے۔ ایک قبطی لیڈر ابنارشنودہ جو "پوپ شنودہ سوم" کہلاتا ہے ابھی جیل میں ہے، مگر جیل سے اپنے ہم مذہبوں کے نام اس کے پیغامات اور احکام صادر ہو رہے ہیں۔ ان قبطیوں اور اسرائیلی یہودیوں کے مابین تعلقات بھی خوشگوار ہیں۔ ملک کے اندر جب اسلامی شریعت کے نفاذ کا مطالبہ زور پکڑتا ہے اور پارلیمنٹ اور دیگر قانونی ادارے حرکت میں آتے ہیں تو فوراً قبطی بھی میدان میں آجاتے ہیں۔ اور اسلامی قانون کے نفاذ کی مخالفت شروع کر دیتے ہیں۔ حکومت ان کی مخالفت کو بہانہ بنا کر اسلامی قانون کے نفاذ کو ملتوی کر دیتی ہے۔ اب چونکہ مصر پارلیمنٹ کے اندر اور باہر یہ مطالبہ اٹھ رہا ہے اور علی الخصوص پڑوسی ملک سوڈان کے حالات نے مصری عوام کے جذبات کو بھی زندہ کر دیا ہے۔ اور ہر طرف اسلامی شریعت کے نفاذ کی باتیں ہونے لگی ہیں، اس لیے اب قبطیوں نے پھر سر اٹھانا شروع کر دیا ہے اور بعض سرکاری عناصر بھی ان کو حرکت میں لانے کے لیے مختلف کارروائیاں کر رہے ہیں۔

روانگی

جہاز کا وقت گو چھ بجے شام تھا لیکن ایئرپورٹ والوں نے تین بجے ہی طلب کر لیا۔ یہ جہاز چونکہ قاہرہ سے کویت جا رہا ہے اور کویت میں دھماکوں کے بعد ایمرجنسی لگی ہوئی ہے اس لیے جہاز اور جہاز کے مسافروں کی سخت تفتیش ہو رہی ہے۔

(باقی)